سید محمد کفیل بخاری

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث استاذ العلماء، حضرت مولانا محمد صدیق ۹ر جمادی الاوّل ۱۴۳۷ھ/ ۱۸ر فروری ۲۰۱۶ء بروز جمعرات ملتان میں انتقال فرما گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ حقیقی معنوں میں عالم باعمل اور اتباعِ سنت کا نمونہ تھے۔ ان کے وجود سے تقویٰ وللّٰہیت کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ وہ عظیم محدث وفقیہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عمر اور ہم درس تھے۔ ۱۹۴۴ء میں یہ دونوں بزرگ خیر المدارس جالندھر میں حصولِ تعلیم کے لیے داخل ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد خیر المدارس ملتان میں دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ انھوں نے اپنے مربی واستاذ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ کی فرماں برداری اور مادرِ علمی سے وفاداری کی عظیم مثال قائم کی۔ وہ خیر المدارس میں داخل ہوئے تو پھر یہیں عمر تمام کردی۔ ان کا جنازہ بھی خیر المدارس سے ہی اٹھا۔ وہ اپنا گھر چھوڑ کر خیر المدارس میں ہی ہمیشہ کے لے مقیم ہوگئے تھے۔ انھوں نے کم وبیش ساٹھ سال علوم قرآن وحدیث کا درس دیا۔ مولانا ایک طویل عرصہ جامعہ خیر المدارس کی مسجد میں بعد نماز فجر درس قرآن ارشاد فرماتے رہے جس سے سینکڑوں مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوئی۔ حضرت مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ بڑی نسبت والے بزرگ تھے۔ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کے داماد تھے۔ انھوں نے اس نسبت کے لحاظ کا حق ادا کیا اور ہمیشہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی اور حضرت امیر شریعت بھی آپ سے بہت محبت وشفقت فرماتے۔ مولانا اپنے دروس اور نجی مجالس میں طلباء کو اکثر ان کے واقعات سناتے۔ خانوادۂ امیر شریعت سے بہت محبت فرماتے۔

ابنِ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ، مولانا کے شاگرد رشید تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب کبھی کسی مسئلے میں رہنمائی کی ضرورت ہوتی تو مولانا سید عطاء المحسن بخاری سیدھے مولانا کے ہاں حاضر ہوجاتے۔ فرماتے کہ میری خوش قسمتی ہے کہ میرے استاذ موجود ہیں۔ اپنی اصلاح ورہنمائی کے لیے مجھے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ میری زندگی میں اگر مولانا محمد صدیق جیسا شفیق، بارعب اور باکردار استاذ نہ آتا تو آج میں جو کچھ ہوں ایسا نہ ہوتا۔ مولانا محمد صدیق نے اپنی اولاد کی طرح مجھے پڑھایا، نگرانی اور تربیت کی۔ مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ مرض الوفات میں تھے کہ حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ نشتر ہسپتال میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ دعاءِ صحت بھی کی اور شاہ جی کی درخواست پر انھیں دم بھی کیا۔ پھر شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے درخواست کی کہ میری وصیت ہے کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں گے۔ چنانچہ ۱۳ر نومبر ۱۹۹۹ء کو حضرت

شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کی نماز جنازہ حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ نے ہی پڑھائی۔

چند سال قبل بعض تاریخی مسائل کے حوالے سے چند نا عاقبت اندیشوں نے ابناء امیر شریعت پر ناجائز تنقید کے نشتر چلائے۔ جھوٹ، تہمت اور دجل و تلبیس کا بازار گرم کیا تو ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم جامعہ خیر المدارس میں حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری، حضرت مفتی عبدالستار رحمتہ اللہ علیہ، مولانا محمد ازہر، راقم الحروف اور کچھ دیگر حضرات موجود تھے۔ کو مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ میرے استاد اور بزرگ ہیں۔ میں آپ کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ اپنا عقیدہ و مسلک آپ کے سامنے عرض کروں۔ اگر غلط ہو تو اصلاح فرمادیں، سزا دیں تو قبول کروں گا اور صحیح ہو تو میرے لیے استقامت کی دعا فرمادیں۔ مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے عرض کی کہ:

''اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بارے میں اور حادثہ کربلاء کے حوالے سے میرا وہی مسلک ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ میں اکابر علماء دیو بند خصوصاً حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ کے مسلک پر کار بند ہوں۔ میں اپنے اسلاف کا مقلد اور ان کے مؤقف پر قائم ہوں۔ حضرت الاستاذ مولانا خیر محمد جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کے فتویٰ پر عمل پیرا ہوں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت کی محبت کو ایمان کا حصہ سمجھتا ہوں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میرے ایمان کا حصہ ہیں اور یزید تاریخ کا حصہ ہے۔ میں ایمان کو تاریخ پر ترجیح دیتا ہوں''۔

حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مفتی عبدالستار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ صحیح مسلک پر ہیں اور یہی ہمارے اسلاف کا موقف و مسلک ہے۔ اس کے بعد دونوں بزرگوں نے دعا فرمائی۔ مولانا سید عطاء المہیمن بخاری جب واپس جانے لگے تو حضرت مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ انھیں دروازے تک چھوڑنے آئے اور فرطِ جذبات میں ان کے جوتے سیدھے کر دیے۔ حضرت کی آنکھوں میں آنسو تھے، شاہ صاحب نے عرض کیا حضرت مجھ گنہگار کے ساتھ یہ آپ نے کیا کیا؟ میں تو آپ کے جوتوں میں بیٹھنے کے قابل ہوں، فرمایا: آپ آلِ رسول ہیں۔ اللہ اللہ! یہ بے نفسی، عاجزی، انکساری اور چھوٹوں پر اتنی محبت و شفقت اب کہاں۔ وفات سے دس روز پہلے راقم اور برادرم عبداللطیف خالد چیمہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت ساری دعائیں لیں۔ ان کا خلوص اور محبت یاد رہے گا اور کبھی نہیں بھولے گا۔

۱۹ رفروری کی رات قاسم باغ سٹیڈیم میں آپ کی نماز جنازہ میں علماء و مشائخ اور طلباء و عوام کے بے پناہ ہجوم نے انھیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اپنی علالت و معذوری کے باوجود نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور فرمایا کہ مولانا تو مقبولِ بارگاہِ الٰہی اور بخشے ہوئے ہیں۔ میں نے اس عظیم الشان ہستی کے جنازے میں اس لیے شریک ہونا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ مولانا کی دینی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آہ! ہم اپنے مربی و شفیق استاد اور پیکرِ علم و عمل سے محروم ہوگئے لیکن ان کی دعائیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہیں گیں۔ ان شاءاللہ

رحمه الله رحمة واسعة، الهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه